سوال

(20) شرائط نماز کا بیان

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شرائط نماز کا بیان

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرط کا لغوی معنی "علامت" ہے اور اصطلاحاً شرط وہ ہے جس کے نہ ہونے سے کسی چیز کا نہ ہونا لازم آئے لیکن اس کے وجود سے کسی چیز کی موجودگی لازم نہ ہو۔ شرائط نماز سے مراد وہ اشیاء ہیں جن کا حصول ممکن ہو تو ان کے بغیر نماز نہیں ہوتی، بلکہ ان میں سے ایک بھی مفقود ہو تو نماز صحیح نہیں ہوتی۔ شرائط نماز کی تفصیل درج ذیل ہے :

إِنَّ الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَـٰبًا مَّوْقُوتًا ١٠٣ ... سورة المائدة

"یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔"[1]

اہل اسلام کا اس امر پر اجماع ہے کہ پانچ نمازوں کے اوقات شریعت میں محدود اور مخصوص ہیں جن سے پہلے (بلاعذر) نماز نہیں ہوتی۔ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "ہر نماز کا ایک وقت ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے شرط قرار دیا ہے۔ صحیح نماز وہی ہے جو اس مقرر وقت میں ادا کی جائے۔"

یاد رکھئے! جب کسی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے تو وہ نماز فرض ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

أَقِمِ الصَّلَوٰةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ ... ٧٨ ... سورة الإسراء

"نماز قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک۔"[2]

بنا بریں علمائے کرام کا اس امر پر اجماع ہے کہ اول وقت میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

"تم نیکیوں کی طرف دوڑو۔"[3]

نیزاس کا فرمان ہے :

وَسارِعوا إِلىٰ مَغفِرَةٍ مِن رَبِّكُم ... ١٣٣ ... سورة آل عمران

"اوراپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو۔"[4]

اورارشادربانی ہے :

وَالسّٰبِقونَ السّٰبِقونَ ١٠ أُولٰئِكَ المُقَرَّبونَ ١١ ... سورة الواقعة

"اور جو آگے والے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں۔ وہ تو بالکل نزدیکی حاصل کیے ہوئے ہیں۔"[5]

صحیحین میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا، کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"الصلاة على وقتها"

"اپنے وقت پر نمازادا کرنا"[6]

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

حٰفِظوا عَلَى الصَّلَوٰتِ ... ٢٣٨ ... سورة البقرة

"نمازوں کی حفاظت کرو۔"[7]

نماز کی محافظت میں یہ بھی شامل ہے کہ اسے اول وقت میں ادا کیا جائے۔

دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور ہر نماز کا ایک مناسب وقت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے۔ اور وہ بندوں کے احوال کے اعتبار سے بھی مناسبت رکھتا ہے تاکہ وہ ان اوقات میں نمازیں ادا کرلیں۔ اور دوسرے دنیوی کام اس میں رکاوٹ نہ بنیں۔ بلکہ اس سے دنیاوی کاموں میں معاونت ہو اوران کی لغزشیں معاف ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوں نمازوں کو بہتے دریا سے تشبیہ دی ہے، جس میں انسان پانچ وقت غسل کرتا ہے اوراس سے اس کے جسم پر ذرہ بھر میل کچیل نہیں رہتا۔[8]

اوقات نماز کی تفصیل درج ذیل ہے :

(1)۔ نمازظہر :۔

نماز ظہر کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

أَقِمِ الصَّلوٰةَ لِدُلوكِ الشَّمسِ... ۷۸ ... سورة الإسراء

"نماز قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک۔" [9]

زوال آفتاب کی علامت یہ ہے کہ کسی چیز کا سایہ مغرب کی جانب سے ختم ہو کر مشرق کی جانب آجائے۔ ظہر کا وقت تب تک ہے۔ جب ہر چیز کا سایہ لمبائی میں ایک مثل ہوجائے۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"وقتُ الظُّهرِ إذا زالَت الشَّمسُ وكانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطولِهِ"

"ظہر کا وقت تب ہوتا ہے جب آفتاب ڈھل جائے حتیٰ کہ آدمی کا سایہ اس کے طول (لمبائی) کے برابر ہوجائے۔" [10]

نماز ظہر، اول وقت ادا کرنا مستحب ہے، البتہ سخت گرمی میں مستحب یہ ہے کہ اس میں اس قدر تاخیر کی جائے کہ گرمی کا شدت کا زور ٹوٹ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"إذا اشتدَّ الحرُّ فأبرِدوا بالصَّلاةِ فإنَّ شدَّةَ الحرِّ من فيحِ جهنَّمَ"

"جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو، بے شک گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ میں سے ہے۔" [11]

(2)۔ نماز عصر :۔

جب ظہر کے وقت کی انتہا ہوتی ہے تب نماز عصر کے وقت کی ابتدا ہوتی ہے، یعنی جب ہر شے کا سایہ لمبائی میں ایک مثل ہوجائے۔ [12] اور عصر کا آخری وقت اہل علم کے صحیح قول کے مطابق آفتاب کے زور پڑجانے تک ہے۔ [13] نماز عصر اول وقت ادا کرنا مسنون ہے۔ اسی نماز کو اللہ تعالیٰ کے فرمان :

حـٰفِظوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلوٰةِ الوُسطىٰ... ۲۳۸ ... سورة البقرة

"نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز کی۔" [14]

میں وسطی نماز کہہ کر اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور احادیث صحیحہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

(3)۔ نماز مغرب :۔

مغرب کی نماز کا وقت تب شروع ہوتا ہے جب سورج مکمل طور پر غروب ہوجائے اس کا کوئی حصہ کہیں سے نظر نہ آئے۔ غروب آفتاب کی علامت یہ ہے کہ مشرق کی جانب رات کی تاریکی کے آثار نمودار ہوجائیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"إذا أقبَلَ اللَّيلُ من ها هُنا، وأدبَرَ النَّهارُ من ها هُنا، وغَرَبَتِ الشَّمسُ، فقد أفطَرَ الصَّائمُ"

"جب اس جانب (مشرق) سے رات آجائے اور اس (مغرب کی) جانب دن رخصت ہوجائے اور سورج غروب ہوجائے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔"[15]

مغرب کی نماز کا آخری وقت سرخی غائب ہونے تک ہے۔ نماز مغرب کو جلدی اور اول وقت میں ادا کرنا مسنون ہے۔ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

"أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي المغرب إذا غربت الشمس، وتوارت بالحجاب"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج پردوں کے پیچھے غروب ہوجاتا۔"[16]

صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور بعد کے اہل علم کا یہی قول ہے۔

(4)۔ نماز عشاء کا وقت نماز مغرب کے آخری وقت، یعنی سرخی کے غائب ہونے کے فوراً بعد شروع ہوجاتا ہے اور طلوع فجر تک رہتا ہے۔ نماز عشاء کا وقت دو طرح کا ہے :

1۔ مختار وقت : جو تہائی رات تک رہتا ہے۔

2۔ مجبوری کا وقت : جو تہائی رات سے لے کر طلوع فجر تک ہوتا ہے۔

نماز عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنا مستحب ہے، بشرطیکہ لوگوں کو اس میں آسانی ہو۔ اگر مشقت ہو تو اسے اول وقت میں ادا کرنا بہتر ہے۔

نماز عشاء ادا کرنے سے پہلے سونا مکروہ ہے کیونکہ اس میں نماز کے فوت ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح نماز عشاء ادا کرنے کے بعد لوگوں کے ساتھ باتوں میں مشغول ہونا ناپسندیدہ عمل ہے کیونکہ اس سبب سے انسان نہ جلدی ہوسکتا ہے اور نہ صبح سویرے نماز کے لیے اٹھ سکتا ہے۔ علاوہ ازیں نماز عشاء ادا کرکے جلدی سوجانا چاہیے تاکہ رات کے آخری حصے میں نماز تہجد ادا کی جاسکے اور ہشاش بشاش طبیعت سے نماز فجر میں حاضر ہوا جاسکے۔

حدیث میں ہے :

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ، وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسند کرتے تھے۔"[17]

لیکن یہ تب ہے جب عشاء کے بعد جاگنا بے مقصد ہو۔ اگر کوئی مفید مقصد ہو یا اہم ضرورت ہو تو تب جاگنے میں کوئی حرج نہیں۔

(5)۔ نماز فجر :۔

فجر کا وقت طلوع فجر (صبح صادق) سے شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب تک جاتا ہے۔ جب طلوع فجر کا یقین ہوجائے تب نماز فجر جلدی ادا کرنا مستحب ہے۔

پانچوں نمازوں کے یہ وہ اوقات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں۔ آپ کو ان اوقات کی پابندی کرنی چاہیے۔ نماز وقت سے پہلے پڑھی جائے نہ بعد میں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فَوَيلٌ لِلمُصَلّينَ ٤ الَّذينَ هُم عَن صَلاتِهِم ساهونَ ٥ ... سورة الماعون

"سوان نمازیوں کےلیے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔"[18]

یعنی وہ لوگ جو نمازوں کوان کے اوقات سے موخر کرتے ہیں۔

اور فرمایا:

فَخَلَفَ مِن بَعدِهِم خَلفٌ أَضاعُوا الصَّلوٰةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوفَ يَلقَونَ غَيًّا ٥٩ إِلّا مَن تابَ وَءامَنَ وَعَمِلَ صـٰلِحًا فَأُولـٰئِكَ يَدخُلونَ الجَنَّةَ وَلا يُظلَمونَ شَيـًٔا ٦٠ ... سورة مريم

"پھران کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑگئے، سوان کا نقصان ان کے آگے آئے گا(59)بجزان کے جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اوران کی ذراسی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی"[19]

جو شخص بلا شرعی عذر نماز میں تاخیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے "غافل اور نماز ضائع کرنے والا" قرار دیا ہے۔ اور اسے "وَيلٌ" اور "غَي" (وادی جہنم) کی دھمکی دی ہے۔

جو شخص نماز بھول جائے یا سوجائے تو وہ نماز کی قضا میں جلدی کرے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"مَن نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا"

"جو نماز بھول گیا یا سوگیا اور پڑھ نہ سکا اسے جب بھی یاد آئے تو فوراً ادا کردے یہی اس کا کفارہ ہے۔"[20]

جو نماز قضا ہوجائے اسے حتی الامکان فوراً ادا کردیا جائے۔ اس کو ادا کرنے کےلیے اگلے دن کی اس کی ہم نام نماز کا انتظار نہ کیا جائے جیسا کہ عوام میں مشہور ہے۔ نیز اس کےلیے ممنوع وقت کے گزارنے کا تکلف نہ کیا جائے بلکہ اسے اسی وقت اور فوراً ادا کردیا جائے۔

2۔ بدن کو ڈھانپنا:۔

شرائط نماز میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ بدن کا وہ حصہ ڈھانپ لیا جائے جس کا چھپانا بے حد ضروری ہے اوراس کا ظاہر کرنا قبیح اور باعث شرم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يـٰبَنى ءادَمَ خُذوا زينَتَكُم عِندَ كُلِّ مَسجِدٍ... ٣١ ... سورة الاعراف

"اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔"[21]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ"

"اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔"[22]

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: جو شخص کپڑا حاصل ہونے کے باوجود ننگا ہوکر نماز پڑھتا ہے، اس کی نماز فاسد ہوگی۔ اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔[23] نماز میں اورلوگوں کے سامنے یا خلوت میں شرمگاہ کو ڈھانپنا لازمی اور ضروری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ» ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ؟ قَالَ : «إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرِيَنَّهَا» ، قَالَ : قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ : «فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ"

"اپنی شرمگاہ کی ہر ایک سے حفاظت کر سوائے بیوی اور لونڈی کے ۔" (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے کہا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !جب قوم کے لوگ جمع ہوں تو؟ فرمایا : "اگر تو طاقت رکھے کہ اسے (شرم گاہ کو) کوئی نہ دیکھ سکے تو ایسا کر ۔" کہا : اگر کوئی الگ تھلگ اکیلا بیٹھا ہو تو؟ فرمایا : "اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس سے لوگوں کی نسبت زیادہ شرم کی جائے ۔"[24]

اللہ تعالیٰ نے شرمگاہ کو (بلاوجہ) ظاہر کرنے کو فحش سے تعبیر کیا ہے ،چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَإِذا فَعَلوا فـٰحِشَةً قالوا وَجَدنا عَلَيها ءاباءَنا وَاللَّهُ أَمَرَنا بِها قُل إِنَّ اللَّهَ لا يَأمُرُ بِالفَحشاءِ ۲۸ ... سورۃ الاعراف

"اور وہ لوگ جب کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو یہی بتایا ہے ۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ فحش بات کی تعلیم نہیں دیتا ۔"[25]

آیت کا شان نزول یہ ہے کہ کفار مکہ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور اسے اپنے دین کا حکم سمجھتے تھے ۔ شرم گاہ کو ایک دوسرے کے سامنے ظاہر کرنے اور اسے دیکھنے کی حرکت گھناؤنے گناہ کی طرف لے جاتی ہے ۔

یہ بُرائی کا سبب اور اخلاقی تباہی کا ذریعہ ہے جیسا کہ ان مادر پدر آزاد معاشروں میں دیکھا گیا ہے جہاں تعظیم و تکریم ختم ہو چکی ہے ،اخلاقیات کی قدریں پامال ہو چکی ہیں اور بے حیائی عام ہے ۔

شرم گاہ کو محفوظ کرنا اور اسے چھپا کر رکھنا ،عزت و اخلاق کو قائم رکھنا ہے ۔ عزت و شرف کو ختم کرنے کے لیے شیطان اولاد آدم علیہ السلام کو آمادہ کرتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے سامنے ننگے ہو جائیں ،جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قبیح عمل پر یوں خبر دار کیا ہے :

يـٰبَنى ءادَمَ لا يَفتِنَنَّكُمُ الشَّيطـٰنُ كَما أَخرَجَ أَبَوَيكُم مِنَ الجَنَّةِ يَنزِعُ عَنهُما لِباسَهُما لِيُرِيَهُما سَوءٰتِهِما... ۲۷ ... سورۃ الاعراف

"اے اولاد آدم !شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے باہر کرا دیا ایسی حالت میں ان کا لباس بھی اتروا دیا تاکہ وہ ان کو ان کی شرمگاہیں دکھائے ۔"[26]

جسم کے قابل ستر حصوں کی نمائش شیطانی مکر و فریب کا ایسا جال ہے جس میں بہت سی انسانی سوسائٹیاں پھنس چکی ہیں ۔ وہ اسے ترقی اور فن کا نام دیتی ہیں ۔ نوبت بایں جا رسید کہ مادر زاد ننگے لوگوں کی انجمنیں بن چکی ہیں ۔

عورتوں میں بے پردگی عام ہو گئی ہے اور وہ مردوں کے سامنے اپنے جسم کی نمائش کرنے لگی ہیں ۔ اور انھیں اس پر ذرہ بھر شرم و حیا محسوس نہیں ہوتی ۔

اے مسلمان ! بدن کے قابل ستر حصوں کو ایسی چیز کے ساتھ چھپا کر رکھنا ضروری ہے جس سے بدن کی نمائش نہ ہو ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يـٰبَنى ءادَمَ قَد أَنزَلنا عَلَيكُم لِباسًا يُوٰرى سَوءٰتِكُم... ۲٦ ... سورۃ الاعراف

"اے آدم کی اولاد !ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے ۔"[27]

اس آیت سے واضح ہوا کہ ستر کو چھپانے والے لباس سے ڈھانپنا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہے۔

مرد کا ستر (چھپانے کے قابل حصہ) ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ ہے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا تکشف فخذک، ولا تنظر إلی فخذ حی ولا میت"

"اپنی ران ظاہر نہ کر اور نہ کسی زندہ یا میت کی ران دیکھ۔" [28]

ایک اور روایت میں یوں ہے:

"غَطِّ فَخِذَكَ؛ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ"

"اپنی ران ڈھانپ کر رکھو کیونکہ ران شرمگاہ (میں سے) ہے۔" [29]

ان فرامین کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ مختلف کھیلوں میں شرمگاہ پر چھوٹا سا کپڑا (رومالی یا جانگیہ وغیرہ) باندھ لیتے ہیں، حالانکہ اس سے نصوص شرعیہ کی کھلی مخالفت ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو خبردار رہنا چاہیے اور احکام شرعیہ کی پابندی کرنی چاہیے۔ جس صورت میں نصوص شرعیہ کی مخالفت لازم آتی ہو اسے قابل التفات نہیں سمجھا چاہیے عورت کا سارا وجود ہی قابل ستر ہے، یعنی پردے میں رکھنے کے قابل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"المرأةُ عَوْرَةٌ"

"عورت کا سارا وجود ہی قابل ستر ہے۔" [30]

اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ہے کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ عورت لمبی قمیص اور دوپٹے کے ساتھ نماز پڑھ لے جب کہ تہبند نہ پہنا ہوا ہو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا"

"ہاں! لیکن قمیص اس قدر لمبی ہو کہ قدموں کے بالائی حصوں کو ڈھانپ لے۔" [31]

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ"

"اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔" [32]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہو جائے اور نماز میں اس کے بال ننگے ہوں تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ [33]

مندرجہ بالا احادیث کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے یہ ارشادات بھی ہیں:

وَلا يُبدينَ زينَتَهُنَّ إِلّا ما ظَهَرَ مِنها وَليَضرِبنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلىٰ جُيوبِهِنَّ وَلا يُبدينَ زينَتَهُنَّ إِلّا لِبُعولَتِهِنَّ ... ۳۱ ... سورة النور

"اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جواز خود ظاہر ہے۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بُکل مارے رہیں اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے۔"[34]

يٰأَيُّهَا النَّبِىُّ قُل لِأَزوٰجِكَ وَبَناتِكَ وَنِساءِ المُؤمِنينَ يُدنينَ عَلَيهِنَّ مِن جَلٰبيبِهِنَّ ... ۵۹ ... سورة الاحزاب

اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔"[35]

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَإِذا سَأَلتُموهُنَّ مَتٰعًا فَسـَٔلوهُنَّ مِن وَراءِ حِجابٍ ذٰلِكُم أَطهَرُ لِقُلوبِكُم وَقُلوبِهِنَّ ... ۵۳ ... سورة الاحزاب

"جب تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو۔ تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے۔"[36]

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

"كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ، فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا، فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ"

"حاجیوں کے قافلے ہمارے قریب سے گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حالت اِحرام میں ہوتیں۔ جب ان کا گزر ہمارے قریب سے ہوتا تو ہم چہروں پر پردہ ڈال لیتیں، جب وہ آگے نکل جاتے تو پردہ اٹھا لیتیں۔"[37]

درج بالا آیات واحادیث کے علاوہ قرآن وحدیث میں اور بھی بہت سے مشہور ومعروف ایسے دلائل ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ غیر محرموں کے سامنے عورت کو اپنا جسم مکمل طور پر ڈھانپنا چاہیے۔ نماز ہو یا غیر نماز کسی حالت میں بھی (ان کی موجودگی میں) اسے اپنے بدن کا کوئی حصہ ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ اگر عورت خلوت میں ہو اور کوئی اجنبی آدمی وہاں نہ ہو تو وہ نماز میں اپنا چہرہ کھول سکتی ہے کیونکہ حالت نماز میں چہرہ ستر نہیں۔ صرف غیر محرم کے سامنے اس کا چہرہ پردے کے لائق ہے، جسے دیکھنا ان کے لیے جائز نہیں۔

نہایت افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ آج کے دور میں بہت سی مسلمان خواتین کافر اور مرتد عورتوں کی تقلید میں پردے کے بارے میں کمزوری اور سستی کا مظاہرہ کر رہی ہیں، بلکہ جسم کی بے جا نمائش میں مسابقت تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ وہ ایسا لباس پہن رہی ہیں جو جسم کو مکمل طور پر نہیں ڈھانپتا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حالت نماز میں ضروری پردہ سے بڑھ کر زینت کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰبَنى ءادَمَ خُذوا زينَتَكُم عِندَ كُلِّ مَسجِدٍ ... ۳۱ ... سورة الاعراف

"اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔"[38]

یہ حکم اس امر پر واضح دلیل ہے کہ مسلمان کے لائق یہ ہے کہ وہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوتے وقت صاف ستھرے اور نفیس کپڑے پہنے تاکہ اس کی ظاہری اور باطنی حالت مکمل طور پر اس کے شایان شان ہو۔

3۔ نجاست سے اجتناب کرنا :

نماز کی صحت کےلیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ نمازی ہر قسم کی نجاست سے احتراز واجتناب کرے۔ اس کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک وصاف ہو۔

(1)۔ نجاست ایسی مخصوص گندگی ہے جس کی معمولی مقدار بھی نماز کےلیے مانع ہے، جیسے مردار، خون، شراب، پیشاب اور پاخانہ وغیرہ۔[39]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ٤ ... سورة المدثر

"اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر۔"[40]

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ کا مفہوم یہ بیان کیا ہے : "اپنے کپڑے پانی کے ساتھ دھوئیے۔"[41]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ، فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ"

"پیشاب کی چھینٹوں سے بچو کیونکہ عام طور پر قبر کا عذاب اسی وجہ سے ہوتا ہے۔"[42]

اگر کسی عورت کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے اور وہ اس میں نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتی ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کو دھونے کا حکم دیا ہے۔ جوتے پہن کر نماز ادا کرنے کی صورت میں جوتوں کو زمین پر رگڑنے کا حکم فرمایا ہے۔ مسجد میں کوئی پیشاب کردے تو اس جگہ پر پانی بہانے کو کہا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے دلائل ہیں جو اجتناب نجاست پر دلالت کرتے ہیں، لہذا نمازی کے بدن، کپڑے یا نماز کی جگہ پر اگر نجاست کا وجود ہو تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر اس نے کوئی ایسی چیز اٹھائی ہو جس میں نجاست ہو تو اس حال میں بھی اس کی نماز درست نہ ہوگی۔

(2)۔ اگر کسی نے ادائیگی نماز کے بعد اپنے وجود پر نجاست دیکھی لیکن اسے یہ معلوم نہیں کہ یہ کب کی ہے تو اس کی ادا شدہ نماز درست ہوگی۔ اسی طرح اگر ایک شخص کو ادائیگی نماز سے قبل نجاست کا علم تھا لیکن اس نے بھول کر اسی طرح نماز ادا کرلی تو بھی قول راجح کے مطابق اس کی نماز ہوجائے گی، اگر کسی کو دوران نماز نجاست کا علم ہوا تو اگر عمل کثیر کے بغیر اسے زائل کرنا ممکن ہو تو نماز کی حالت میں ہی زائل کردے اور نماز جاری رکھے، جیسے نجس جوتے کو اتارنا یا نجس پگڑی کو کھول دینا یا اتاردینا۔ اگر اس نجاست کو نماز کے دوران صاف کرنا یا الگ کرنا ممکن نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہوگی۔

(3)۔ قبرستان میں نماز جنازہ کے علاوہ اور کوئی نماز ادا کرنا درست نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"الأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ"

"قبرستان اور حمام (غسل خانہ) کے سوا زمین کا ہر حصہ نماز کی ادائیگی کے لائق ہے۔"[43]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا"

"قبروں کی طرف منہ کرکے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔" [44]

اور ارشاد فرمایا :

"فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ"

"قبروں کو نماز کی جگہ نہ بناؤ۔" [45]

قبرستان میں نماز سے ممانعت کی وجہ نجاست کا خوف نہیں ہے بلکہ قبر پرستی اور قبر کی تعظیم کا اندیشہ ہے۔ اس کا مقصد مُردوں کی عبادت کے راستوں کو بند کرنا ہے، البتہ نماز جنازہ قبرستان میں ادا کرنا مستثنیٰ کردیا گیا ہے کیونکہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل موجود ہے جو نہی کی تخصیص ہے۔ واضح رہے قبرستان اور اس کے اردگرد کی کھلی جگہ جہاں تک قبرستان شمار ہوتا ہے وہاں تک نماز ادا کرنا ممنوع ہے کیونکہ نہی کا اطلاق اس ساری جگہ پر ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے قبر پر بنی ہوئی مسجد سے متعلق فرمایا ہے : " اس میں فرض یا نفل کوئی نماز ادا نہ کی جائے۔ اگر مسجد قبر سے پہلے بنی ہو تو اس قبر کو ختم کردیا جائے، یا تو قبر کو زمین کے برابر کردیا جائے یا پھر اگر قبر نئی ہو تو میت کو اس سے نکال کر دوسری جگہ دفن کردیا جائے۔ اور اگر قبر مسجد سے پہلے بنی ہو تو مسجد گرادی جائے یا قبر کی شکل وصورت مٹادی جائے۔" [46]

(4)۔ اگر کسی مسجد کے قبلے کی جانب قبر ہو تو نماز ادا کرنا درست نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ"

"قبروں کی طرف منہ کرکے نماز نہ پڑھو۔" [47]

(5)۔ لیٹرین میں بھی نماز ادا کرنا منع ہے کیونکہ وہ جگہ نجاست ہی کے لیے بنائی گئی ہے۔ نیز شارع علیہ السلام نے وہاں ذکر الٰہی کرنے سے منع فرمایا ہے تو نماز بطریق اولیٰ منع ہے۔ علاوہ ازیں وہاں شیطان حاضر ہوتے ہیں۔

(6)۔ حمام، یعنی باتھ روم میں نماز ادا کرنا ممنوع ہے کیونکہ وہ نہانے دھونے کی جگہ ہے۔ وہاں انسان بے پردہ ہوتا ہے اور شیطانوں کا بسیرا ہوتا ہے۔ یہ ممانعت دروازے کے اندر کی تمام جگہ کو شامل ہے۔

(7)۔ اونٹوں کے مسکن (باڑے) میں بھی نماز پڑھنا منع ہے۔ شیخ تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"اونٹوں کے باڑے میں نماز کی ممانعت، اس لیے ہے کہ وہ شیطانوں کی آماجگاہ ہے جس طرح حمام میں نماز کی ممانعت ہے کیونکہ وہ جگہ شیطانوں کا مسکن ہے، لہٰذا جو جگہ ارواح خبیثہ کا مسکن ہو وہاں ادائیگی نماز سے اجتناب کرنا ہر صورت لازم ہے۔ "

(8)۔ جس جگہ تصاویر آویزاں یا چسپاں ہوں وہاں نماز ادا کرنا مکروہ ہے، چنانچہ اس بارے میں امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "تصاویر والے مقام میں نماز ادا کرنے کی کراہت حمام میں نماز کی کراہت سے بڑھ کر ہے کیونکہ حمام میں نماز پڑھنا، یا تو اس لیے مکروہ ہے کہ وہاں نجاست کا امکان ہوتا ہے، یا اس لیے مکروہ ہے کہ وہ شیطان کا ٹھکانا ہے اور یہ وجہ زیادہ صحیح ہے لیکن جہاں تصویریں ہوں وہاں شرک کا امکان ہے۔ مختلف اقوام زیادہ تر تصویروں اور قبروں کی وجہ سے ہی شرک میں مبتلا ہوئیں۔" [48]

اے مسلمان بھائی!اپنی نماز پر توجہ دیجئے۔ نماز میں داخل ہونے سے پہلے نجاست دور کیجئے۔ اور جس جگہ پر نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے،رک جائیے تاکہ تمہاری نماز شریعت کے مطابق ہو۔ احکام نماز کی تعمیل میں سستی اور کوتاہی نہ کیجئے۔ تمہاری نماز تمہارے دین کا ستون ہے۔ جب ستون قائم ہے تو دین قائم ہے اور جب یہ کمزور ہوگا تو تمہارا دین کمزور پڑ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے کاموں کی توفیق دے جن میں خیر اور استقامت ہو۔ آمین!

4۔ استقبال قبلہ:۔

شرائط نماز میں ایک شرط "کعبہ کی طرف منہ کرنا" بھی ہے۔ کعبہ کو "قبلہ" اس لیے کہا جاتا ہے کہ لوگ (حالت نماز میں) ادھر رخ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَوَلِّ وَجهَكَ شَطرَ المَسجِدِ الحَرامِ وَحَيثُ ما كُنتُم فَوَلّوا وُجوهَكُم شَطرَهُ... ١٤٤ ... سورة البقرة

"آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔"[49]

(9)۔ جو شخص کعبہ کے قریب ہے اور اسے دیکھ رہا ہے تو وہ اپنا بدن اور چہرہ عین کعبہ کی جانب کرے کیونکہ وہ واقعتاً ایسا کرسکتا ہے۔

(10)۔ جو شخص کعبہ کے قریب ہو لیکن کسی رکاوٹ کی وجہ سے اسے دکھائی نہ دے تو جس حدتک ممکن ہو کعبہ کی طرف سیدھا رخ کرے اور خود کو سامنے رکھنے کی حتی المقدور کوشش کرے۔

(11)۔ جو شخص کعبہ سے دور زمین کی کسی بھی جہت میں ہو تو وہ شخص اپنی نماز میں کعبہ کی جہت اور سمت کی طرف منہ کرے۔ اگر اس میں دائیں بائیں ہوجانے کی وجہ سے معمولی سا فرق پڑگیا تو حرج نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"ما بَينَ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ قِبلَةٌ"

"مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔"[50]

واضح رہے کہ آپ کا درج بالا فرمان اہل مدینہ کےلیے اور ان لوگوں کے لے ہے جن کی سمت اہل مدینہ کے مطابق ہے،البتہ جو لوگ کعبہ کی مشرق اور مغرب والی سمتوں میں رہتے ہیں ان کا قبلہ جنوب اور شمال کے درمیان ہے۔

(12)۔ استقبال قبلہ کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَحَيثُ ما كُنتُم فَوَلّوا وُجوهَكُم شَطرَهُ ١٥٠ ... سورة البقرة

"اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔"[51]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمان زمین پر ہو یا فضا میں،جنگل میں ہو یا سمندر میں،مشرق میں ہو یا مغرب میں،شمال میں ہو یا جنوب میں،بہرصورت نماز میں کعبہ کی جانب رخ کرنا ہوگا،البتہ اگر کوئی شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو جیسے بندھا ہوا کوئی شخص جو کعبہ کی طرف چہرہ نہ کرسکتا ہو تو وہ حسب طاقت کوشش کرکے نماز ادا کرے کیونکہ اس کی بے بسی کی وجہ سے استقبال کعبہ کی شرط ختم ہوجائے گی۔ اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔

(13)۔ اسی طرح گھمسان کی جنگ ہو یا سیلاب،آگ،درندے یا دشمن کا خوف ہو یا ایسا مریض ہو جو قبلہ رخ ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو یہ لوگ حسب حال نماز ادا کرلیں،اگر قبلہ کی

طرف رخ نہ بھی ہو تو ان کی نماز ہو جائے گی کیونکہ یہ حضرات استقبال کعبہ کی شرط کو قائم رکھنے سے عاجز ہیں، لہذا یہ شرط ان کے حق میں ساقط ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ١٦ ... سورة التغابن

"جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔"[52]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ"

"جب میں تمھیں کسی کام کا حکم دوں تو تم حسب استطاعت اس کو ادا کرو۔"[53]

حدیث شریف میں ہے : "صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین حالت خوف میں جیسے بھی ممکن ہوتا نماز ادا کر لیتے تھے، چاہے قبلہ کی طرف رخ ہو یا نہ ہو۔"[54]

(14)۔ جب کعبہ کی سمت کا علم نہ ہو تو متعدد اشیاء سے راہنمائی لی جا سکتی ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

1۔ عاقل، بالغ، معتبر اور با اعتماد شخص سمت قبلہ کی خبر دے دے تو اس کی خبر پر عمل کیا جائے گا۔ بشرط یہ کہ خبر دینے والے شخص کو جانب قبلہ کا یقینی علم ہو۔

2۔ سمت قبلہ کے بارے میں مساجد کی محرابوں سے بھی راہنمائی لی جا سکتی ہے کیونکہ ان کا رخ بھی قبلہ کی جانب ہوتا ہے۔

3۔ سمت قبلہ کا تعین ستاروں سے بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

"وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ"

"اور ستاروں کے ذریعے سے بھی لوگ راہنمائی لیتے ہیں۔"[55]

5۔ نیت کرنا : شرائط نماز میں ایک شرط "نیت کرنا" ہے۔ نیت کا لغوی معنی "قصد و ارادہ کرنا" ہے جب کہ شرعی معنی "اللہ تعالیٰ کے ہاں حصول قرب کی خاطر عبادت کرنے کا عزم و ارادہ کرنا" ہے۔

(15)۔ نیت کا مقام "دل" ہے۔ زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ بدعت ہے کیونکہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا، نہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اسے اختیار کیا، لہذا نمازی کو چاہیے کہ دل ہی سے مطلوب نماز (مثلاً : ظہر یا عصر) کی نیت کرے کیونکہ حدیث شریف میں ہے :

"إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"

"اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے۔"[56]

(16)۔ نماز ادا کرنے والا تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی نیت کرے تاکہ نیت عبادت کے ساتھ جمع ہو جائے۔ نماز سے کچھ وقت پہلے بھی نیت کر لی جائے تو مضائقہ نہیں۔

(17)۔ نیت کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ مکمل نماز تک مسلسل قائم رہے۔ اگر اثنائے نماز میں نیت توڑ دی گئی تو نماز باطل ہو جائے گی۔

(17)۔ اگر کسی شخص نے مقتدی یا منفرد کی حیثیت سے فرض نماز کی نیت کی اور تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کردی۔ پھر اس نے دوران نماز کسی وجہ سے نفلی نماز کی نیت کرلی تو جائزاور درست ہے، مثلاً: کسی شخص نے بلاجماعت نماز شروع کی تھی، پھر نماز کے دوران (کسی دوسرے شخص کے آجانے پر)جماعت کی نیت کرلی تو یہ درست ہے۔

یاد رکھیے!

بعض لوگوں نے نیت کے بارے میں ایسی بدعات جاری کرلی ہیں جن کی دلیل اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں فرمائی۔ایک شخص زبان سے نماز کی نیت کرتا ہے، مثلاً: نماز ظہرادا کرتے وقت کہتا ہے:

"چاررکعات، فرض اللہ تعالیٰ کے نماز ظہر منہ طرف قبلہ شریف کے پیچھے اس امام کے۔"اس قسم کے الفاظ و کلمات اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہے اور نہ سراً یا جہراً الفاظ کے ساتھ نیت کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نیت کے کلمات "بلند آواز" سے کہنا اور انھیں دہرانا قطعاً جائز نہیں۔جو شخص ان کلمات کو بلند آواز سے کہے اور ساتھ والے نمازی کے لیے تکلیف و تشویش کا باعث ہو تو اسے حقیقت مسئلہ سمجھا دیا جائے،اگر باز نہ آئے تو تادیب کے طور پر وہ سزا کا مستحق ہے۔"

پھر آگے چل کر شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "بعض متاخرین نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول کہ "نماز سے پہلے زبان سے بولنا ضروری ہے۔"زبان سے نیت کرنے کے لیے دلیل قرار دیا ہے۔حالانکہ یہاں امام موصوف کا مطلب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے کلمات زبان سے ادا کیے جائیں۔یہ مطلب نہیں کہ نیت کے کلمات زبان سے ادا کیے جائیں۔ایسا سمجھنے والے حضرات غلطی پر ہیں۔اکثر شوافع نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بات کا یہ مفہوم غلط قرار دیا ہے۔"[57]

نیت کو کلمات کی صورت میں زبان سے ادا کرنا نہ صرف بدعت ہے بلکہ ریاکاری بھی ہے کیونکہ عبادت کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل میں اخلاص ہو اور جس حد تک ممکن ہو مخفی رہے الا یہ کہ اس کے اظہار پر واضح دلیل مل جائے تو وہ جائز ہے۔

ہر مسلمان کے لائق اور زیبا ہے کہ وہ حدود شرعیہ سے واقف ہو۔سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا عامل ہو اور ہر قسم کی بدعت سے اجتناب کرنے والا بلکہ نفرت رکھنے والا ہو۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو ایسے اعمال کی توفیق دے جو اس کے ہاں محبوب اور پسندیدہ ہوں۔ارشاد الٰہی ہے:

قُل أَتُعَلِّمونَ اللَّهَ بِدينِكُم وَاللَّهُ يَعلَمُ ما فِى السَّمٰوٰتِ وَما فِى الأَرضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَىءٍ عَليمٌ ١٦ ... سورة الحجرات

"کہہ دیجئے! کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے آگاہ کر رہے ہو، اللہ ہر اس چیز سے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخوبی آگاہ ہے۔اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے"[58]

اللہ تعالیٰ دلوں کی نیتوں اور ان کے مقاصد سے خوب واقف ہے۔اسے نماز اور دیگر عبادات زبان سے بتانے کی ضرورت و حاجت نہیں۔

نماز کے لیے نکلنے اور چلنے کے آداب

اے مسلمان!آپ کو ان شرعی آداب سیکھنے کی ضرورت ہے جو ادائیگی نماز سے پہلے اس کی تیاری سے متعلق ہیں۔چونکہ نماز ایک عظیم عبادت ہے،اس لیے دائرہ عبادت میں داخل ہونے سے قبل اس کے مناسب اور شایان شان تیاری ازحد ضروری ہے۔

(1)۔جب آپ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کی طرف جائیں تو اطمینان کے ساتھ اور پروقار طریقے سے چلیں۔حلم ہو، نگاہ نیچی ہو، آزاد پست ہو اور دائیں بائیں دیکھنا کم سے کم ہو۔صحیحین میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا سَمِعْتُمْ الْإِقَامَةَ، فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ، وَلَا تُسْرِعُوا، فَمَا أَدْرَكْتُمْ، فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا"

"جب تم نماز کے لیے آؤ (ایک روایت میں ہے جب تم اقامت سنو) تو اطمینان وسکون اور وقار سے چلو، دوڑ کر نہ آؤ، نماز کا جو حصہ (امام کے ساتھ) مل جائے پڑھ لو اور جو حصہ رہ جائے بعد میں پورا کر لو۔"[59]

صحیح مسلم کی روایت ہے:

"فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ، فَهُوَ فِي صَلَاةٍ"

"جب کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے (اور اس کی ادائیگی کے لیے چل پڑتا ہے) تو وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔"[60]

(2)۔آپ نماز کے لیے مسجد میں جلدی آئیں تاکہ تکبیر تحریمہ مل جائے اور جماعت کے ساتھ شروع ہی سے شامل ہو جائیں۔چلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائیں تاکہ آپ کی نیکیاں زیادہ سے زیادہ ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ"

"جب کوئی شخص اچھی طرح مکمل وضو کرتا ہے اور مسجد کی طرف نکلتا ہے اور وہ نماز ہی کے لیے نکلتا ہے تو جب وہ ایک قدم چلتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔"[61]

(3)۔جب آپ مسجد کے دروازے پر پہنچیں تو داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

"أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ، اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

"میں عظمت والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے مبارک چہرے اور اس کی قدیم سلطنت کے ساتھ شیطان مردود کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔[62]اللہ کے نام کے ساتھ،[63] محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام ہو۔[64] اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"[65]

جب آپ مسجد سے نکلیں تو بایاں قدم باہر رکھیں اور مذکورہ دعا پڑھیں، البتہ:

"اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

کی جگہ پر یہ الفاظ پڑھیں:

"اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي فِيهِ أَبْوَابَ فَضْلِكَ"

"اے اللہ! میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"[66]

اس دعا کی تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ مسجد کی جگہ مقام رحمت ہے اور مسجد سے باہر کی جگہ (بازار وغیرہ) رزق ڈھونڈنے کا مقام ہے۔اور رزق حلال اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

(4)۔جب مسجد میں داخل ہوں تو بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں ادا کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ"

"جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں ضرور پڑھے۔"[67]

(5)۔پھر آپ بیٹھ جائیں اور جماعت کھڑی ہونے کا انتظار کریں۔انتظار کے لمحات میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہیں۔بے مقصد شغل، مثلاً: تشبیک (ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا) وغیرہ سے اجتناب کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ، فَإِنَّ التَّشْبِيكَ مِنَ الشَّيْطَانِ"

"جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں (نماز کے انتظار میں) ہو تو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرے، بے شک انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کرنا (تشبیک) شیطان کی طرف سے ہے۔"[68]

البتہ انتظار نماز کے لمحات کے علاوہ عام حالت میں عملِ تشبیک میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد انگلیوں میں تشبیک کا عمل ثابت ہے۔[69]

(6)۔نماز کے انتظار کی حالت میں دنیوی باتوں میں مشغول نہ ہوں کیونکہ حدیث میں ہے کہ یہ چیز نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو۔[70]ایک اور روایت میں ہے "جب تک بندہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے تب تک وہ نماز میں ہوتا ہے۔[71] اور فرشتے اس کے حق میں استغفار کرتے ہیں۔"[72]اس لیے اسے مسلمان! اس اجر وثواب کے حصول میں کوتاہی نہ کیجیے، ادھر اُدھر کی باتوں اور بے مقصد مشاغل سے قیمتی اوقات ولمحات کو ضائع نہ کیجیے۔

(7)۔جب نماز کے لیے "اقامت" کہی جائے اور موذن "قد قامت الصلاۃ" کے کلمات کہے، تب آپ کھڑے ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔[73]البتہ اگر آپ ابتدائے اقامت ہی میں کھڑے ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں لیکن یہ تب ہے جب مقتدی امام کو آتا ہوا دیکھ لے۔اگر اقامت کے دوران وہ امام کو نہ دیکھے تو کھڑا نہ ہو۔

(8)۔پہلی صف میں کھڑا ہونے کی کوشش کیجیے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا"

"اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کا اجر وثواب معلوم ہو جائے اور اس کی خاطر انھیں قرعہ اندازی کرنا پڑے تو یہ کام ضرور کریں۔"[74]

اور فرمایا :

"خير صفوف الرجال أولها"

"مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے۔"[75]

(9)۔آپ کو امام کے قریب جگہ لینی چاہیے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"لِيَلِنِي مِنكُم أُولُو الأَحلَامِ وَالنُّهَى"

"میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو عقل منداور سمجھ دار ہیں۔"[76]

واضح رہے یہ حکم مردوں کےلیے ہے،البتہ عورتوں کے بارے میں اس کے برعکس حکم ہے،یعنی :

"وَخَيرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا"

"عورتوں کی آخری صف بہترین صف ہے۔"[77]

اس کی وجہ یہ ہے کہ آخری صف والی عورتوں پر مردوں کی نگاہ نہیں پڑتی۔

(10)۔نمازیوں کوچاہیے کہ پوری توجہ سے صفیں سیدھی کریں :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"سَوُّوا صُفُوفَكُم ،فَإِنَّ تَسوِيَةَ الصَّفِّ مِن تَمَامِ الصَّلَاةِ"

"اپنی صفوں کودرست کروکیونکہ صفوں کی درستی سے نماز کی تکمیل ہے۔"[78]

ایک دوسری روایت میں ہے :

"لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُم أَو لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَينَ وُجُوهِكُم"

"تم اپنی صفوں کو درست رکھو،ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔"[79]

صفوں کی درستی کا مطلب یہ ہے کہ کندھے سے کندھا اورٹخنے سے ٹخنہ ملاکر صفوں کوسیدھا کیا جائے۔[80]

(11)۔نمازیوں کوچاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے درمیان فاصلوں کوحتیٰ الامکان ختم کریں۔اس کےلیے باہم مل کراور جڑکر کھڑے ہوں تاکہ شیطانی سوراخ بند ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"أَقِيمُوا صُفُوفَكُم وَتَرَاصُّوا"

"صفوں کودرست کرواورایک دوسرے کے ساتھ مل کراورجڑکر کھڑے ہو۔"[81]

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کودرست کرتے اور مقتدیوں کوایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہونے کی تلقین کرتے تھے۔یہ امراس مسئلے کی اہمیت وفائدے کواجاگر کرتا ہے۔

واضح رہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ ملنے اورجڑنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی پاؤں کوکھول کر ٹیڑھا کرے اوردائیں بائیں والے نمازیوں کو تنگی وتکلیف میں ڈال دے کیونکہ اس

قسم کی حرکت سے فاصلہ اور کشادگی بند ہونے کی بجائے بڑھتی ہے اور نمازیوں کے لیے باعث تکلیف ہے،جس کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں۔مسلمانوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت ہو اور ہر اعتبار سے نماز مکمل ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے اعمال کی توفیق دے جو اس کے ہاں محبوب اور پسندیدہ ہوں۔آمین!

---

[1]۔النساء:4/103۔

[2]۔بنی اسرائیل 17/78۔

[3]۔البقرۃ:2/148۔

[4]۔آل عمران 3/133۔

[5]۔الواقعۃ56/10۔11۔

[6]۔ صحیح بخاری مواقیت الصلاۃ باب فضل الصلاۃ لوقتھا حدیث 527 و صحیح مسلم الایمان باب بیان کون الایمان باللہ تعالیٰ افضل الاعمال حدیث 85۔

[7]۔البقرۃ2/238۔

[8]۔ صحیح البخاری مواقیت الصلاۃ باب الصلاۃ الخمس کفارۃ حدیث 528و صحیح مسلم المساجد باب المشئ الی الصلاۃ تمحی بہ الخطایا وترفع بہ الدرجات حدیث 667۔

[9]۔بنی اسرائیل 17/78۔

[10]۔ صحیح مسلم المساجد باب اوقات الصلوات الخمس حدیث 612۔

[11]۔ صحیح البخاری مواقیت الصلاۃ باب الابراد بالظھر فی شدۃ الحر حدیث 533۔536۔ و صحیح مسلم المساجد باب استحباب الابراد بالظھر فی شدۃ الحر حدیث 615۔

[12]۔ صحیح مسلم المساجد باب اوقات الصلوات الخمس حدیث 612 وسنن ابی داود الصلاۃ باب فی المواقیت حدیث 393۔

[13]۔ حدیث میں ہے:

"وَمَنْ أَدْرَکَ رَکْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَکَ الْعَصْرَ"

(صحیح البخاری) مواقیت الصلاۃ باب من ادرک الفجر رکعۃ حدیث 579) "جس نے غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت پڑھ لی،اس نے عصر کی نماز پالی۔"اس سے معلوم ہوا کہ عصر کا آخری وقت غروب آفتاب تک ہے۔(صارم)

[14]۔البقرۃ:2/238۔

[15]۔ صحیح البخاری الصوم باب متی یحل فطر الصائم؟ حدیث 1954۔ و صحیح مسلم الصیام باب بیان وقت انقضاء الصوم وخروج النھار حدیث 1100۔

[16]۔ صحیح مسلم المساجد باب بیان ان اول وقت المغرب عند غروب الشمس حدیث 636 وجامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء فی وقت المغرب حدیث 164۔

[17]۔ صحیح البخاری مواقیت الصلاۃ باب مایکرہ من النوم قبل العشاء حدیث 568 و صحیح مسلم المساجد باب استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتھا۔ حدیث : 647۔

[18]۔الماعون 107/4۔5۔

[19]۔ مریم : 19/59۔60۔

[20]۔ صحیح البخاری مواقیت الصلاۃ باب من نسی صلاۃ فلیصل اذا ذکر ولا یعید الا تلک الصلاۃ حدیث 597 و صحیح مسلم المساجد باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ واستحباب تعجیل قضائھا حدیث 684 واللفظ لہ۔

[21]۔الاعراف 7/31۔

[22]۔ سنن ابی داود الصلاۃ باب المراۃ تصلی بغیر خمار حدیث 641 وجامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء لا تقبل صلاۃ المراۃ الحائض الا بخمار حدیث 377 وسنن ابن ماجہ الطہارۃ وسننھا باب اذا حاضت الجاریۃ لم تصل الا بخمار حدیث 655۔

[23]۔التمھید لابن عبدالبر : 6/379۔

[24]۔ سنن ابی داود الحمام ، باب فی التعری حدیث 4017 وجامع الترمذی الادب باب ماجاء فی حفظ العورۃ حدیث 2794 واللفظ لہ۔

[25]۔الاعراف۔ 7/28۔

[26]۔الاعراف۔ 7/27۔

[27]۔الاعراف۔ 7/26۔

[28]۔ سنن ابی داود الجنائز باب فی ستر المیت عند غسلہ حدیث 3140 وسنن ابن ماجہ الجنائز باب ماجاء فی غسل المیت حدیث 1460 و صحیح الجامع الصغیر للالبانی حدیث 7440۔

[29]۔ جامع الترمذی الادب باب ماجاء ان الفخذ عورۃ حدیث 2798 ومسند احمد 3/479 و 5/290 والمعجم الکبیر للطبرانی 2/271 حدیث 2138 واللفظ لہ۔

[30]۔ جامع الترمذی الرضاع باب استشراف الشیطان المراۃ اذا خرجت حدیث 1173۔

[31]۔ (ضعیف) سنن ابی داود الصلاۃ باب فی کم تصلی المراۃ حدیث 640۔

[32]۔ سنن ابی داود الصلاۃ باب المراۃ تصلی بغیر خمار حدیث 641 وجامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء لا تقبل صلاۃ المراۃ الحائض الا بخمار حدیث 377 وسنن ابن ماجہ الطہارۃ وسننھا باب اذا حاضت الجاریۃ لم تصل الا بخمار حدیث 655۔

[33]۔ جامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء لا تقبل صلاۃ المراۃ الحائض الا بخمار حدیث 377۔

[34]۔النور 24/31۔

[35]۔الاحزاب۔ 33/59۔

[36]۔الاحزاب 33/83۔

[37]۔سنن ابی داود المناسک باب فی المحرمۃ تعطی وجھھا حدیث 1833 وسنن ابن ماجہ المناسک باب المحرمۃ تسدل الثوب علی وجھھا حدیث 2935 ومسند احمد 6/30۔

[38]۔الاعراف 7/31۔

[39]۔درست بات یہی ہے کہ یہ دونوں چیزیں: مردار اور خون حرام تو ہیں لیکن نجس (پلید) نہیں ہیں ہاں، حیض کا خون نجس ہے۔ تفصیل کے لیے علامہ شوکانی کی کتاب السیل الجرار (1/137۔140) دیکھئے۔

[40]۔المدثر 4/74۔

[41]۔تفسیر ابن جریر الطبری المدثر 4/74۔

[42]۔سنن دار قطنی 1/126 حدیث 452 وصحیح الجامع اللبانی حدیث 3002۔

[43]۔جامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء ان الارض کلھا مسجد الا المقبرۃ والحمام حدیث 317 وسنن ابی داود الصلاۃ باب فی المواضع التی لا تجوز فیھا الصلاۃ حدیث 492 وسنن ابن ماجہ المساجد والجماعات باب المواضع التی تکرہ فیھا الصلاۃ حدیث 745 ومسند احمد 3/83۔

[44]۔صحیح مسلم الجنائز باب النھی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ علیہ حدیث 972 وسنن ابی داود الجنائز باب فی کراھیۃ القعود علی القبر حدیث 3229۔

[45]۔صحیح مسلم المساجد باب النھی عن بناء المسجد علی القبور۔۔۔ حدیث 532۔

[46]۔مجموع الفتاویٰ لشیخ الاسلام ابن تیمیہ 22/195 بتغییر یسیر۔

[47]۔صحیح مسلم الجنائز باب النھی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ علیہ حدیث 972۔

[48]۔زاد المعاد لابن القیم 3/458۔

[49]۔البقرۃ: 2/144۔

[50]۔جامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء ان ما بین المشرق والمغرب قبلۃ حدیث 342۔344۔ وسنن ابن ماجہ اقامۃ الصلوات باب القبلۃ حدیث 1011۔

[51]۔البقرۃ: 2/144۔

[52]۔التغابن 64/16۔

[53]۔ صحیح البخاری الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث 7288، وصحیح مسلم الحج باب فرض الحج مرۃ فی العمر حدیث 1337 ومسند احمد 2/258۔

[54]۔ صحیح البخاری التفسیر سورۃ البقرۃ باب قولہ : (فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا) حدیث 4535 والموطا للامام مالک صلاۃ الخوف 184 و صحیح ابن خزیمہ 2/90 حدیث 980۔

[55]۔ النحل 16/16۔

[56]۔ صحیح البخاری للامام مالک، صلاۃ الخوف 184 و صحیح ابن خزیمۃ 2/90 حدیث 980۔

[57]۔ مجموع الفتاویٰ لشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 22/218۔221۔

[58]۔ الحجرات 49/16۔

[59]۔ صحیح البخاری الاذان باب قول الرجل فاتتنا الصلاۃ حدیث 635 وباب لایسعی الی الصلاۃ ولیاتھا بالسکینۃ والوقار حدیث 636 و صحیح مسلم المساجد باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار وسکینۃ۔۔۔، حدیث 602۔

[60]۔ صحیح مسلم المساجد باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار وسکینۃ۔ حدیث 602۔

[61]۔ صحیح البخاری الاذان باب فضل صلاۃ الجماعۃ حدیث 647 و صحیح مسلم المساجد باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی حدیث 654۔

[62]۔ سنن ابی داود الصلاۃ باب مایقول الرجل عند دخولہ المسجد؟ حدیث 466۔

[63]۔ سنن ابن ماجہ المساجد والجماعات باب الدعاء عند دخول المسجد حدیث 771۔

[64]۔ جامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء مایقول عند دخولہ المسجد؟ حدیث 314۔ وسنن ابن ماجہ المساجد والجماعات باب الدعاء عند دخول المسجد حدیث 771۔

[65]۔ صحیح مسلم صلاۃ المسافرین باب مایقول اذا دخل المسجد؟ حدیث 713 وسنن ابن ماجہ المساجد والجماعات باب الدعاء عند دخول المسجد حدیث 771۔

[66]۔ سنن ابن ماجہ المساجد والجماعات باب الدعاء عند دخول المسجد حدیث 771۔

[67]۔ صحیح البخاری التہجد باب ماجاء فی التطوع مثنیٰ مثنیٰ حدیث 1163 و صحیح مسلم صلاۃ المسافرین باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین۔۔۔ حدیث 714۔715۔

[68]۔ سنن ابی داود الصلاۃ باب ماجاء فی الھدی فی المشی الی الصلاۃ حدیث 562 وجامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء فی کراھیۃ التشبیک بین الاصابع فی الصلاۃ حدیث 386 ومسند احمد 3/43 واللفظ لہ۔

[69]۔ صحیح البخاری الصلاۃ باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ حدیث 481۔

[70]۔ فاضل مؤلف نے اس حدیث کا حوالہ نہیں دیا، ہمارے علم کی حد تک ایسی کوئی حدیث نہیں۔ تاہم یہ بات صحیح ہے کہ نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے نہ کہ دنیاوی باتوں میں وقت ضائع کیا جائے۔ (صلاح الدین یوسف)

[71]۔ صحیح البخاری الاذان باب فضل الجماعۃ حدیث 647 ومسند احمد 3/348۔

[72]۔ مسند احمد 2/352۔

[73]۔ مؤلف کا کہنا ہے کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے" محل نظر ہے کیونکہ مؤذن اقامت کہنے میں امام کے تابع ہے نہ کہ امام کھڑا ہونے میں مؤذن کی اقامت کا جیسا کہ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر نماز کی اطلاع دیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "اَن الصلاۃ کانت تقام لرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)" نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھڑی کی جاتی تھی۔" صحیح مسلم، المساجد، باب متی یقوم الناس للصلاۃ؟ حدیث 605 حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آتا دیکھتے تو تب تکبیر کہتے تھے۔ صحیح مسلم، المساجد باب متی یقوم الناس للصلاۃ؟ حدیث 606۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کے لیے قدقامت الصلاۃ کے وقت کھڑا ہونے کی کوئی اصل نہیں ہے۔ جہاں تک مقتدیوں کا تعلق ہے تو ان کا معاملہ بھی امام سے مربوط ہے۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي" "جب نماز کے لیے اقامت ہو تو مجھے دیکھے بغیر کھڑے نہ ہو۔" صحیح مسلم المساجد، باب متی یقوم الناس للصلاۃ؟ حدیث 604۔ اور اگر امام مسجد ہی میں موجود ہو تو پھر بھی قدقامت الصلاۃ کے وقت کھڑا ہونے کی کوئی دلیل نہیں بلکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: "فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ النَّبِيُّ مَقَامَهُ" لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی امامت پر کھڑا ہونے سے پہلے ہی صفیں بنالیتے تھے۔ "امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت کے تعین کے بارے میں سلف سے مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میرے خیال میں یہ نمازیوں پر نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت کے تعین پر منحصر ہے کہ تکبیر شروع ہونے کے بعد جب انھیں آسانی ہو کھڑے ہو جائیں سب لوگوں کا بیک وقت کھڑے ہونا ضروری نہیں۔ (الموطا 71/1)۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں وارد سلف کے اقوال ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ حدیث: "لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي" ان کے خلاف حجت ہے اور "حَتَّى تَرَوْنِي" مطلق ہے، اسے الفاظ اقامت کے ساتھ مقید نہیں کیا جا سکتا (فتح الباری 2/119۔120) اس سے معلوم ہوا کہ امام ہو یا مقتدی اس کا کھڑا ہونا اقامت کے کسی کلمے کے ساتھ مشروط نہیں۔ واللہ اعلم (صحیح مسلم المساجد باب متی یقوم الناس للصلاۃ؟ حدیث 605)۔ (عثمان منیب)

[74]۔ صحیح البخاری الاذان باب الاستھام فی الاذان حدیث 615 و صحیح مسلم الصلاۃ باب تسویۃ الصفوف واقامتھا۔۔۔ حدیث 437۔

[75]۔ صحیح مسلم الصلاۃ باب تسویۃ الصفوف واقامتھا وفضل الاول فالاول منھا، حدیث 440 وجامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء فی فضل الصف الاول حدیث 224۔

[76]۔ صحیح مسلم الصلاۃ باب تسویۃ الصفوف واقامتھا۔۔۔ حدیث 432 وسنن ابی داود الصلاۃ باب من یستحب ان یلی الامام فی الصف۔۔۔ حدیث 674۔

[77]۔ صحیح مسلم الصلاۃ باب تسویۃ الصفوف واقامتھا وفضل الاول فلاول منھا۔۔۔ حدیث 440 وجامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء فی فضل الصف الاول، حدیث 224۔

[78]۔ صحیح البخاری الاذان باب اقامۃ الصف من تمام الصلاۃ حدیث 723 و صحیح مسلم الصلاۃ باب تسویۃ الصفوف واقامتھا۔۔۔ حدیث 433 واللفظ لہ۔

[79]۔ صحیح البخاری الاذان باب تسویۃ الصفوف عند الاقامۃ وبعدھا حدیث 717 و صحیح مسلم الصلاۃ باب تسویۃ الصفوف واقامتھا۔۔۔ حدیث 436۔

[80]۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے یوں ہی کھڑے ہوتے تھے۔ صحیح البخاری الاذان باب الزاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف حدیث 725۔

[81]۔ صحیح البخاری الاذان باب اقبال الامام علی الناس۔۔۔ حدیث 719۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

نماز کے احکام ومسائل : جلد01 : صفحہ88